

## 97541- حیوانی گلیسرین پر مشتمل مواد استعمال کرنا

سوال

حیوانی گلیسرین پر مشتمل اشیاء مثلاً ٹوچہ پیسٹ اور شیپو اور جسم پر استعمال کی جانے والی کریم وغیرہ استعمال کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور اسی طرح روٹی اور بن وغیرہ میں استعمال کی جانے والا "مونو گلیسریڈ" اور ڈانی گلیسریڈ "مادہ استعمال کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور کیا اصل میں انسان کو اس طرح کے مواد کے مصدر کو تلاش کرنا چاہیے کہ یہ مادہ کس چیز سے بنایا گیا ہے، آیا یہ حیوانی ہے یا کہ نباتات اور جڑی بوٹیوں سے بنایا گیا ہے، یا کہ یہ مشقت اور تکلیف میں شمار ہو گا؟ اور اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہی ہے جب تک اس میں کوئی حرام چیز نہ ملی ہو یا اگر کوئی یہ کہے کہ دین آسان اور میسر ہے تکلف اور سوال نہیں کرنا چاہیے اس شخص کو کیا جواب دیا جائیگا؟

پسندیدہ جواب

اول:

کریبوں، شیپو، اور ٹوچہ پیسٹ، اور صابن وغیرہ میں جو مواد استعمال ہوتا ہے وہ درج ذیل اشیاء سے بنتا ہے:  
یا تو حیوانات کی چربی اور تیل سے۔

یا پھر دوسرا مواد جو نباتات یا مصنوعی مواد پر مشتمل ہوتا ہے۔

احیوانات کی چربی اور تیل وغیرہ ہونے کی شکل میں یا تو وہ ان حیوانات کا ہو گا جن کا کھانا مباح ہے اور اسے شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہو گا، یا پھر وہ سمندری حیوانات سے جنمیں ذبح کرنے کی ضرورت نہیں تو یہاں بلاشک و شبہ مباح کا حکم لا گو ہو گا۔

ب یا پھر وہ چربی اور تیل ان جانوروں سے ماخوذ ہو گا جن کا گوشت اور چربی کھانا حرام ہے مثلاً خنزیر یا پھر وہ مباح جانور کا تو ہو گا لیکن وہ شرعی طریقہ سے ذبح نہیں ہوا تو اس صورت میں وہ مردار شمار ہو گا اس صورت میں بلاشک و شبہ حکم حرام ہو گا۔

مستقل فتویٰ کمیٹیٰ کے علماء کرام کا کہنا ہے:

جب مسلمان کو یقین ہو جائے یا پھر اس کے ظلن غالب میں ہو کہ کھانے یا کسی دوائی یا ٹوچہ پیسٹ وغیرہ میں خنزیر کا گوشت کا اس کی چربی یا اس کی بڈی کا پاؤ ڈرملایا گیا ہے نہ تو اس کا کھانا جائز ہے اور نہ ہی اسے پینا اور نہ ہی اس کو اپنے جسم پر ملنے اور کریم رکھنا۔

لیکن جس میں شک ہو تو وہ اسے بھی چھوڑ دے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم اسے چھوڑو جس میں شک ہو اور جس میں شک نہ ہو اسے لے لو"

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق العفینی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعوڈ

دیکھیں : فتاوی الجمیل الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (22/281).

میڈیکل علوم کے اسلامی بورڈ کی قرارات میں درج ذیل قرار بھی شامل ہے :

یہ قرار کویت میں 22 سے 24 ڈو گجر 1415 ہالموافق 24 مئی 1995 میلادی میں "غذاء اور دویات میں حرام اور نجس مواد" کے موضوع پر منعقدہ اجلاس میں پاس ہوئی :

6 وہ مواد غذائیہ جسے بنانے میں خنزیر کی چربی استعمال ہوتی ہے مثلاً کچھ پنیر اور بعض تیل کی اقسام اور گھنی مکھن اور کچھ بسکٹ، اور چاکلیٹ اور آئس کریم وغیرہ یہ حرام ہیں، ان کا کھانا مطلقاً حرام ہے، کیونکہ اہل علم کے ہاں خنزیر کی چربی نجس ہے، اور اس لیے بھی کہ اس مواد کو کھانے کو کوئی مجبوری بھی نہیں پائی جاتی۔ انتہی۔

دوم :

بعض اوقات یہ حلال ہو جاتا ہے، یہ اس حالت میں کہ جب یہ چربی اور تیل کسی اور چیز میں تبدیل ہو جائے تو یہ مادہ چربی اور تیل کے نام سے موسوم نہ ہو اور نہ ہی وہ یہ نام رکھے اور نہ بھی اس میں ان دونوں کی صفات پائی جائیں اگر تو معاملہ ایسا ہی تو پھر یہ اس کا حکم نہیں رکھے گا، یہ وہ ہے جسے علماء کرام استحالة کا نام دیتے ہیں اور یہ دونوں جتوں سے معتبر ہے، چنانچہ جو حلال اور پاکیزہ ہو اور وہ نجس اور خبیث ہو جائے تو یہ حرام ہو گا، اور جو نجس اور خبیث تھا اور وہ حلال اور پاکیزہ بن گیا تو وہ حلال اور مباح ہو جائیگا۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس اصل کی بنابر قیاس کے موافق استخارہ (یعنی حالت تبدیل ہونا) کے ساتھ شراب کا پاک ہونا کیونکہ اصل میں وہ خبیث کے وصف کی بنابر نجس تھی توجہ یہ وصف زائل ہو جائے تو اس کے خبیث ہونے کا موجب تھا تو اس کی نجاست بھی ختم ہو جائیگی، اور شریعت کے مصادر میں اصل یہی ہے، بلکہ ثواب اور گناہ کی اصل بھی یہی ہے۔

اس بنابر سب نجاست جب ان کی حالت تبدیل ہو جائے تو قیاس صحیح اس میں ہو گا، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد والی بگد میں موجود مشرکوں کی قبر کو اکھیر دیا تھا لیکن وہاں سے اس مٹی کو منتقل نہیں کیا، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دودھ کے متعلق یہ فرمایا ہے :

۔(یہ لید اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے)۔

اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ جب چوپا یہ نجاست والا چارہ کھائے اور پھر اسے روک اور باندھ لیا جائے اور اسے پاکیزہ اشیاء کھلائی جائیں تو اس کا دودھ اور گوشت حلال ہوتا ہے۔

اور اسی طرح جب کھیت اور باغ وغیرہ کو نجس پانی سے سیراب کیا جائے اور پھر اسے طاہر پانی سے سیراب کیا جائے تو وصف خبث کے تبدیل ہو جانے اور پاکیزہ سے بدل جانے کی بنابر وہ حلال ہو گی۔

اور اس کے بر عکس جب پاکیزہ اور ظاہر چیز خبیث اور گندی میں بدل جائے تو وہ نجس ہو جاتی ہے مثلاً پانی اور کھانا جب پیشاب اور گندگی و پاخانہ میں بدل جائے تو پاکیزہ چیز کو نجس اور خبیث میں تبدیل کرنے میں استعمال یعنی حالت بدل جانا اثر انداز ہوتا ہے تو پھر خبیث اور گندی چیز کو پاکیزہ حالت میں بدلنے کا اثر کیوں نہ ہو سکتا، حالاً کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ طیب اور پاکیزہ کو خبیث سے اور خبیث کو ظاہر اور طیب سے نکالتا ہے؟!

اصل کا اعتبار نہیں ہوگا، بلکہ اس چیز کے وصف کا اعتبار کیا جائیگا، اور جب اس کا وصف اور نام زائل اور ختم ہو چکا ہوا س کے خبیث اور گندہ ہونے کا حکم باقی رہنا منوع ہے، اور حکم نام اور وصف کے تابع ہونا ہے، اور اس کی موجودگی اور عدم موجودگی کے ساتھ گھومتا ہے چنانچہ جو نصوص مردار اور خنزیر کے گوشت اور شراب کی حرمت والی ہیں وہ کھیت اور پھل اور ریت اور نمک اور مٹی اور سر کہ کو شامل نہیں، نہ تو یہ لفظی طور پر اور نہ یہ معنوی طور پر اور نہ ہی نص کے اعتبار سے، اور نہ ہی قیاس کے لحاظ سے۔

اور جو شراب وغیرہ کی حالت بد لئے یعنی استعمال میں فرق کرتے ہیں ان کا کہنا ہے:

جب شراب استعمال سے ہی نجس ہوئی ہے تو وہ استعمال سے ہی پاکیزہ ہو جائیگی۔

انہیں یہ جواب دیا جائیگا کہ:

اور خون اور پیشاب اور پاخانہ بھی اسی طرح ہے یہ استعمال کے ساتھ ہی نجس ہوئی ہیں تو استعمال سے ہی پاکیزہ بھی ہو سکتی ہیں، تو ظاہریہ ہو کہ قیاس نصوص کے ساتھ ہے، اور جو اوقال نصوص کی مخالفت کرتے ہیں ان کے قیاس میں مخالفت ہے۔"

دیکھیں: اعلام المؤمنین (14-15)۔

میڈیکل علوم کے اسلامی بورڈ کی قرارات میں درج ذیل قرار بھی شامل ہے:

یہ قرار کویت میں 22 سے 24 ذوالحجہ 1415ء الموقن 1995ء میں "غذاء اور دویات میں حرام اور نجس مواد" کے موضوع پر منعقدہ اجلاس میں پاس ہوئی:

8- استعمال کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز کا ایک حالت سے دوسرا کی صفات بھی متغیر ہو جائیں، نجس یا نجس شدہ مواد پاکیزہ مواد میں تبدیل ہونا، اور حرام مواد کا شرعی طور پر مباح مواد میں بدل جانا۔

اس بنابر:

جو صابن خنزیر یا مردار کی چربی سے استعمال کی صورت میں حاصل کردہ مواد جسے وہ پاک کر دیتا ہے سے بنایا جائے تو اس کا استعمال جائز ہے۔

کھائے جانے والے مرے ہوئے جانور کے اجزاء سے بنایا گیا پنیر پاک ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔

خنزیر کی چربی پر مشتمل کریم اور میک اپ کی اشیاء کا استعمال جائز نہیں، لیکن جب اس کا لقین ہو جائے کہ یہ چربی کی حالت بدل کر پاک نہ ہو جائے، لیکن جب اس کی تھیجن نہ ہو جائے تو یہ ناپاک ہی ہے۔ انتہی۔

سوم:

اگر کھانے والے جانور کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اسے شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہے یا نہیں؟

اصل تو یہی ہے کہ اسے استعمال نہ کیا جائے، کیونکہ فباخ میں اصل حرمت ہے جب تک اس کی حلت واضح نہ ہو جائے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں ڈوب جانے والے شکار کو کھانے سے منع کیا ہے، کیونکہ اس کے متعلق معلوم نہیں آیا وہ شکار کرنے سے مرایا کہ پانی میں غرق ہونے سے۔

اور پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکار کتے کے شکار کو بھی کھانے سے منع کیا ہے جبکہ شکار کے لیے بھیجتے وقت بسم اللہ تو پڑھی گئی لیکن اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی پائے گئے ہوں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علت یہ بیان کی کہ معلوم نہیں اس کے کتے نے شکار کیا ہے یا کہ کسی دوسرے کتے نے۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم اپنا کتنا سمجھو اور بسم اللہ پڑھو؛ تو اس کتے نے شکار کریا تو تم اسے کھالو، اور اگر اس کتے نے اس میں سے کھایا تو تم اس شکار کو مت کھاؤ، کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے شکار کیا ہے، اور جب کتے خاطل ہوں جن پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اور انہوں نے شکار کریا تو اسے مت کھاؤ، کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ ان میں سے کس کتے نے اسے شکار کیا ہے۔

اور اگر تم کسی شکار پر تیر پھینکو اور اسے ایک یادو روز کے بعد پاؤ اور اس میں صرف آپ کے تیر کا ہی اثر ہو تو اسے کھالو، اور اگر وہ پانی میں گرجائے تو اسے نہ کھاؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5167) صحیح مسلم حدیث نمبر (29).

ابن قیم رحمہ اللہ کے تکہ ہیں:

"پھر دوسری قسم: حکم کو ثابت کرنے والا وصف پایا جانا، حتیٰ کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے، اور یہ جبت ہے، جس طرح کہ طمارت کا حکم پایا جانا، اور حدیث کا حکم، اور نکاح باقی رہنے کا حکم پایا جانا، اور ملکیت کی بقا، اور ذمہ کا مشغول ہونا جس سے مشغول ہو، حتیٰ کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے۔

شارع نے اس پر حکم لگانے کو اس پر متعلق کرتے ہوئے شکار کے متعلق کہا ہے:

"اگر تم اسے پانی میں غرق پاؤ تو اسے مت کھاؤ، کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ آیا اسے پانی نے قتل کیا ہے یا کہ تمہارے تیر نے"

اور یہ فرمان:

"اور اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے بھی مل جائیں تو تم اسے مت کھاؤ کیونکہ آپ نے تو صرف اپنے شکاری کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تھا اور دوسرے کتوں پر تو بسم اللہ نہیں پڑھی"

جب ذیہ میں اصل التحریم ہے، اور یہ شک ہو جائے کہ آیا مباح کرنے والی شرط پانی گئی ہے یا نہیں؟

تو شکار اپنی اصل پر باقی رہے گا اور وہ حرمت ہے۔

دیکھیں: اعلام المؤمنین (1/339-340).

چارام:

یہ کہ مواد مصنوعی ہو یا نباتاتی:

ان مصنوعات کا کھانا جائز ہے لیکن اس حالت میں کہ اگر یہ مصنوعات نقصان اور ضرر دینے والی ہوں، یا زہر لی ہوں تو پھر جائز نہیں، یا توهہ بذاتہ مضر ہوں، یا پھر دوسروں کے ساتھ مل کر مضر بن جائیں تو بھی جائز نہیں ہونگی۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"لپ اسٹک استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ اصل حلت ہے، حتیٰ کہ اس کی حرمت واضح ہو جائے.... لیکن اگر یہ واضح ہو جائے کہ لپ اسٹک ہونٹ کے لیے مضر ہے اور اسے خشک کر دیتی اور اس کی تری اور رطوبت و چنانہ سب کو ختم کر دیتی ہے تو اس طرح کی حالت میں اس سے روکا جائیگا۔

محبی یہ بتایا گیا ہے کہ ہوتا ہے یہ ہوتوں کو خشک کر دے، جب یہ ثابت ہو جائے تو انسان کو مضر اشیاء کے استعمال سے منع کیا گیا ہے"

دیکھیں: فتاویٰ منار الاسلام (3/831).

پنجم:

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے کھانے اور پینے اور بس اور اپنی زندگی سب معاملات میں حلال ملاش کرنے کی کوشش کرے، چنانچہ اس کا مال حلال اور پاک یہ ہو، اور کوشش کرے کہ اس کا کھانا اور پینا اللہ تعالیٰ کی مباح اشیاء میں سے ہو، اور کوشش کرے کہ وہ اپنی زندگی کے سارے معاملات میں کتاب و سنت کی مخالفت نہ کرے۔

زندہ اور ذبح کردہ کے مواد میں فرق کرنا چاہیے، پہلا یعنی زندہ میں اصل اباحت ہے، لیکن جب اس کے عکس ثابت ہو جائے تو پھر مباح نہیں، اور ذبح میں اصل حرمت ہے جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ کی کلام میں بیان ہو چکا ہے لیکن اگر اس کے عکس ثابت ہو جائے تو پھر نہیں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی سے بعض صابن اور ٹوٹھ پیسٹ جس میں خنزیر کی چربی استعمال کی جاتی ہے کے متعلق سوال کیا گیا تو کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"بھیں کسی موثوق طریقے سے یہ علم نہیں ہو سکا کہ صفائی کے کچھ آلات اور اشیاء میں خنزیر کی چربی استعمال کی جاتی ہے مثلاً کامی اور مولیع صابن، اور کاچیٹ ٹوٹھ پیسٹ، اس کے متعلق تو ہمارے پاس صرف افواہ ہی پہنچی ہیں۔

دوم:

اس طرح کی اشیاء میں اصل طہارت اور ان کے استعمال کی حلت ہے، حتیٰ کہ کسی موثوق طریقے سے یہ ثابت ہو جائے کہ اس میں خنزیر کی چربی یا کوئی اور نجاست وغیرہ استعمال کی گئی ہے، تو اس حالت میں اسے استعمال کرنا حرام ہو گا، لیکن جب یہ خبر افواہ سے اور پرنہ جائے اور ثابت نہ ہو تو اس کو استعمال کرنے سے اجتناب کرنا ضروری نہیں۔

سوم:

جس کو یہ ثبوت مل جائے کہ صفائی اور غسل کرنے والی اشیاء میں خنزیر کی چربی ملائی جاتی ہے تو اسے اس سے اجتناب کرنا چاہیے، اور جہاں وہ چیز لگی ہو اسے دھونا چاہیے۔

لیکن اس نے ان اشیاء کو استعمال کر کے ان ایام میں جو نمازیں ادا کی ہیں انہیں لوٹایا نہیں جائیگا، علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے۔

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرازق عفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

ویکھیں : فتاوی الجمیل الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (5/385-386).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

مصنوعی پنیر جس کے متعلق کلام بست زیادہ ہوتی ہے کہ اس میں خنزیر کی چربی استعمال کی گئی ہے، اس کے متعلق ہمیں تو کوئی ثبوت نہیں ملا کہ اس میں خنزیر کی چربی ہے، ان اشیاء میں اصل حلت ہے، اور جسے یقین ہو جائے کہ اس میں خنزیر کی چربی استعمال ہوتی ہے، یا اس کا ظن غالب ہو کہ اسمیں خنزیر کی چربی ہے تو اس کے لیے اسے استعمال کرنا جائز نہیں۔

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرازق العفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

فتاوی الجمیل الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (22/111).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ہمیں کچھ پغلٹ ملے ہیں جن میں لکھا ہے: کچھ صابن خنزیر کی چربی ڈال کر بنانے جاتے ہیں، اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

شیخ کا جواب تھا:

"میری رائے یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے زمین میں جو کچھ بھی ہمارے لیے پیدا کیا ہے اس میں اصل حلت ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

[(اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے پیدا کیا ہے)]۔ البقرۃ(29).

لہذا اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ چیز نجس ہونے کی بنا پر حرام ہے یا کسی اور سبب کی بنا پر حرام ہے تو اسے اس کی دلیل دینا ہوگی، لیکن یہ کہ ہر وہم کی ہم تصدیق کر دیں اور ہر قول کی مان لیں تو اس کی کوئی اصل نہیں۔

اس لیے اگر کوئی کہے: یہ صابن خنزیر کی چربی کا ہے تو ہم اسے کہیں گے:

اس کا ثبوت پیش کرو، اور جب ثابت ہو جائے کہ اس کا اکثر خزیر کی چربی یا تیل سے ہے تو ہمارے لیے اس سے ابتناب کرنا ضروری ہے۔

دیکھیں: [لقاءات ابواب المفتوح \(31\)](#) سوال نمبر (10).